مقالات

حضرت مولانا ڈاکٹر تقی الدین ندوی مظاہری دامت برکاتہم
ترجمہ: فرید الدین ندوی

علامہ محدث محمد بن طاہر پٹنی اور ان کی علمی خدمات

گذشتہ جنوری میں رابطہ ادب اسلامی کی زیر سرپرستی ”ملک المحدثین علامہ محمد بن طاہر پٹنی اور علمائے گجرات کے آثار علمیہ“ کے عنوان پر ایک سہ روزہ سیمینار جامعہ علوم القرآن جمبوسر بھروچ میں ہوا، جس میں گجرات اور علم حدیث کے تعلق سے قیمتی مقالات وخطابات پیش کیے گئے، ایک اہم علمی مقالہ حضرت مولانا ڈاکٹر تقی الدین ندوی مظاہری دامت برکاتہم نے عربی زبان میں مرتب فرمایا، یہی مقالہ حضرت مولانا کے ہونہار اور باصلاحیت پوتے مولوی فرید الدین ندوی نے اردو میں منتقل کیا، افادۂ عام کی غرض سے قارئین الشارق کے لیے پیش ہے۔

رابطہ ادب اسلامی کی زیر سرپرستی ”علامہ محدث محمد بن طاہر پٹنی اور علمائے گجرات کے آثار علمیہ“ کے عنوان پر جامعہ علوم القرآن کے احاطہ میں ۲۲، ۲۳، ۲۴ر جنوری کو منعقد ہونے والے سیمینار میں شرکت کے لیے ۲/۱۰/ ۲۰۱۰ء کو آپ کا دعوت نامہ موصول ہوا، مجھے اس سیمینار کے عنوان سے اور آپ کے اہتمام سے بہت خوشی ہوئی، میں آپ کو اس سیمینار کے منعقد کرنے کے اقدام پر مبارک باد دیتا ہوں، یہ سیمینار بہت سے علمی، ثقافتی اور دینی فوائد پر مشتمل ہے، ہم نے بھی ”مرکز الشیخ أبوالحسن الندوی“ کی سرپرستی میں جامعہ اسلامیہ اعظم گڑھ یوپی میں دو سیمینار منعقد کیے ہیں، پہلے سیمینار کا عنوان ”الإمام الشيخ محمد زكريا الكاندهلوي المدني و أثاره في علم الحديث“ تھا، اور دوسرے سیمینار کا موضوع ”علم الحديث فی القرن

الثالث عشر والرابع عشر الهجريين'' تھا،اس موضوع پر علماء اور محققین نے اپنے علمی مقالات کے ذریعہ شرکت کی اور یہ دونوں سیمینار ملک اور بیرون ملک میں بڑی شہرت سے ہمکنار ہوئے۔

آپ کا یہ سیمینار بھی اپنے موضوع کی وجہ سے بڑی اہمیت کا حامل ہے،فتوحات اسلامیہ کے بعد اسلامی علوم کی نشر واشاعت میں صوبہ گجرات کا خاص مقام ہے اور علم حدیث تو اس صوبہ میں اسلامی فتوحات کی ابتدائی صدیوں میں ہی داخل ہو چکا تھا، گجرات کے فاتحین میں جو لوگ وہاں آئے ان میں ربیع بن صبیح سعدی بھی ہیں جن کے بارے میں علامہ چلپی نے 'کشف الظنون' میں لکھا ہے کہ یہ اسلام کے پہلے مؤلفین میں ہیں، اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ علم حدیث کے اولین مصنفین میں سے تھے،ان کی وفات بھروچ کے قریب ۱۶۰ھ میں ہوئی اور وہیں مدفون ہوئے،اسلامی مؤرخ علامہ عبدالحی حسنیؒ نے سرزمین ہند کے صوبہ گجرات میں علم کا خصوصی تذکرہ کیا ہے، وہ لکھتے ہیں کہ گجرات ہندوستان کے مغربی ساحل سے صوبہ ممبئی تک کا علاقہ ہے ''فحدث عن البحر ولا حرج''، گجرات قدیم زمانے سے علماء ومحدثین کا گہوارہ رہا ہے،اس سرزمین میں بدرالدمامینی، خطیب گازرونی، عماد طارمی جیسے علماء کی آمد ہوئی،ان کے درس وتدریس کے نتیجہ میں فضلاء کی ایک جماعت تیار ہوئی اور سلطنت مظفریہ کی عنایت سے خصوصاً علم حدیث نے خوب ترقی کی،اس حکومت نے علم حدیث کی اشاعت اور محدثین کے اعزاز میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔

ان محدثین میں سے بدرالدمامینی جن کا نام بدر الدين محمد بن أبي بكر الإسكندراني المعروف بابن الدماميني المالكي النحوي الأديب ہے، ۸۲۷ھ میں اسکندریہ میں پیدا ہوئے، سکونت قاہرہ میں اپنائی، ابن خلدون، ابن عرفہ، تنیسی، بلقینی جیسے مشاہیر علماء سے علم حاصل کیا اور پھر جامعہ ازہر میں عربی تدریس کے لیے تقرری ہوگئی۔

انہوں نے دمشق کا سفر کیا اور وہاں سے حج کا قصد کیا، حج کے بعد یمن آئے اور جامع زبید میں تدریس کی خدمت انجام دی، اس کے بعد ہندوستان کا رخ کیا اور سلطان احمد شاہ بن محمد بن مظفر کے زمانے میں اواخر شعبان ۸۰۰ھ میں گجرات تشریف لائے اور مقبولیت عامہ سے سرفراز ہوئے۔

ان کی فن ادب ونحو میں کئی تصانیف ہیں، اور صحیح بخاری کی ''مصابیح فی شرح الجامع الصحیح'' نامی شرح بھی ہے، انہوں نے اس کتاب کے مقدمے میں ذکر کیا ہے کہ اسے سلطان احمد شاہ کے لیے تالیف کیا تھا، ان کی

وفات گلبرگہ میں ۸۲۸ھ میں ہوئی، سلطان احمد شاہ گجراتی علمائے حدیث کا قدر داں تھا۔ علامہ قسطلانی لکھتے ہیں کہ میں نے اس کتاب کا برماوی، ابن حجر اور عینی کے ساتھ مطالعہ کیا ہے، یہ کتاب مخطوطہ کی شکل میں تھی جو شیخ الاسلام حافظ ابن حجر عسقلانی کی فتح الباری کے مصادر میں سے ہے، اب دمشق سے دس جلدوں میں طبع ہو چکی ہے۔

گجرات میں درس حدیث کے حلقے کثرت سے قائم ہوئے جن سے علماء ومحدثین فارغ ہوکر نکلے ، نیز یہ بات تاریخ میں مشہور ہے کہ علم حدیث شمال ہند میں کمزور تھا البتہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ کی آمد پر شمالی ہند توجہات کا مرکز بن گیا، اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس ملک کو نویں اور دسویں صدی ہجری میں ممالک اسلامیہ کے چند علمائے کرام کا تحفہ عطا کیا، اور سلطانِ گجرات کے علماء ومحدثین کی تکریم کی وجہ سے یہ لوگ وہاں داخل ہوگئے ،اسی طریقہ سے توفیق خداوندی بہت سے علمائے کرام کو اس علم کے مصدر ومنبع حرمین شریفین لے گئی جن کے اسماء کی فہرست خاصی طویل ہے، ان علمائے ماہرین میں علامہ شیخ محمد بن طاہر پٹنی ملک المحدثین بھی ہیں جنہوں نے ۹۴۴ھ میں حرمین شریفین کا سفر کیا اور حج وزیارت سے مستفیض ہونے کے بعد ایک مدت تک وہاں قیام کیا اور وہاں کے علماء سے علوم وفیوض حاصل کرتے رہے، وہ خاص طور پر شیخ علی بن حسام الدین المتقی کی صحبت میں رہے، بہت سے علوم کی حصول یابی کے بعد ہندوستان لوٹے اور تصنیف وتالیف کے لیے اپنی زندگی وقف کردی، حضرمی نے النور السافر میں کہا ہے کہ انہوں نے اپنے معاصرین علماء پر فوقیت حاصل کی حتی کہ علمائے گجرات میں کوئی بھی ان کے مقام تک نہیں پہنچا، ۹۸۶ھ میں اپنے مالک حقیقی سے جا ملے ،ان کی اہم تصانیف میں زیادہ مشہور ومعروف کتابیں یہ ہیں:

(۱) **مجمع بحار الأنوار في غرائب التنزيل ولطائف الأخبار**، اس میں تمام غریب حدیثوں کو جمع کر دیا ہے، یہ کتاب صحاح ستہ کی شرح کے طور پر ہے، جب سے یہ منصۂ شہود پر آئی ہے وہ علماء کے درمیان متفقہ طور پر مقبول ہوئی ہے اور ان کا یہ کارنامہ اہل علم پر بڑا احسان ہے، انہوں نے اس کتاب کی تالیف میں ابن الاثیر کی ''النہایہ فی غریب الحدیث والاثر'' کو اصل بنایا ہے اور ''ناظر عین الغریبین'' کے فوائد کو اور ان زوائد کو جن سے لوگ ناواقف تھے انہیں بھی شامل کیا ہے، وہ ایک طالب علم کے لیے لغت حدیث میں کافی ہے اور فنون علمی اور غرائب قرآن کے مراجع کے لیے جامع کتاب ہے، انہوں نے اس کتاب کا منہج اپنے مقدمہ میں ذکر کیا ہے، اس کتاب

کی تالیف میں جن مصادر سے استفادہ کیا ہے ان کی طرف بھی اشارہ کیا ہے، یہ کتاب ۱۲۶۴ھ میں لکھنؤ سے شائع ہوئی، اس کے بعد ۱۲۸۲ یا ۱۲۸۳ھ میں مطبع نول کشور سے مولانا محمد مظہر نانوتویؒ کی عنایت سے جملہ نسخ کے مقابلہ کے بعد دو جز میں شائع ہوئی، پھر اس کی طباعت بار بار ہوئی، اخیر میں محدث کبیر شیخ حبیب الرحمٰن اعظمیؒ کی سرپرستی میں مولانا عبدالحفیظ بلیاوی مرحوم کی تصحیح کے ساتھ جلی حروف میں مکتبۂ دار المعارف العثمانیہ حیدرآباد سے بڑے ہی اچھے انداز میں شائع ہوئی، اس طباعت کے ضبط نصوص کے اعتبار سے ممتاز ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے اس کے باوجود یہ کتاب مندرجہ ذیل امور کی رعایت کے ساتھ از سرنو خدمت کی محتاج ہے:

☆ مناسب جگہ پر کتاب کے مقاطع کو رکھنا۔

☆ کتاب کے مصادر کو بیان کرنا اور ان کا تعارف کرانا۔

☆ فنی ترقیمات مناسب فواصل کے ساتھ رکھنا۔

☆ جو جگہیں تعلیق کی مستحق ہیں ان کی تعلیق کرنا، مثال کے طور پر علامہ محمد بن طاہر پٹنی نے کتاب کے مصادر میں ''صفحہ ۴ لتوسط شرح سنن أبي داود'' ذکر کیا ہے تو اس عبارت کی توضیح کی ضرورت ہے، اس لیے کہ کتاب کا صحیح نام "**التوسط المقصود في شرح سنن أبي داود لعبد الرحيم العراقي**" ہے، اس کتاب سے شیخ الاسلام حافظ ابن حجر عسقلانی نے اپنی شرح فتح الباری میں فائدہ اٹھایا ہے، یہ شرح شیخ پٹنی کے اہم مراجع میں سے ہے، اس کے مخطوطے بھی نایاب تھے، لیکن اس زمانہ کے بعض علماء نے اسے حاصل کیا ہے، اس کی فوٹو کاپی ہمارے یہاں مرکز الشیخ أبي الحسن الندوی اعظم گڑھ میں موجود ہے، یہ کتاب بھی از سرنو تحقیق کی محتاج ہے۔

☆ علامہ پٹنی نے مصطلحات علوم حدیث اور سیرۃ النبیؐ اور مناقب صحابہؓ اور مختصر قانون الموضوعات اور ضبط اسماء الرجال کے علاوہ دیگر علوم کا خلاصہ بھی بیان کیا ہے، یہ سارے مباحث تحقیق و تعلیق کے محتاج ہیں۔

(۲) ان کی کتاب المغنی فی ضبط أسماء الرجال اولاً تو ہندوستان سے شائع ہوئی پھر دوبارہ بیروت سے اس کی اشاعت ہوئی، صاحب 'الثقافة الإسلامية ' کے قول کے مطابق یہ کتاب جامع اور شامل ہے۔

علامہ پٹنی اس کتاب کے مقدمہ میں لکھتے ہیں ''اس کے واسطے لوگوں کی متفق علیہ کتابوں کو میں نے خوب کھنگالا، مسلسل شب بیداری کی، اپنی بدنی اور مالی کوشش کے ذریعہ عرب وعجم کی خاک چھانی، لیکن مجھے کوئی

تشفی بخش کتاب دستیاب نہیں ہوئی، اس کے باوجود میں نے چند مہینے خوب محنت کی تو اللہ کے فضل و کرم سے بہت سی جلدوں سے بے نیاز کرنے والی یہ مختصر جامع کتاب منظر عام پر آئی''۔

علامہ پٹنی نے یہ کتاب اپنے شیخ علامہ علی المتقی کی زندگی میں لکھی تھی، یہ کتاب بھی از سر نو خدمت کی محتاج ہے، ان مصادر کی طرف رجوع کرتے ہوئے جن سے علامہ پٹنی نے اپنی اس کتاب میں فائدہ اٹھایا ہے اور دیگر جو اس کے بعض مصادر شایع ہو چکے ہیں، ان سے فائدہ اٹھایا جائے، فن اسماء الرجال پر اب بہت سے مصادر دیدہ زیب تحقیق کے ساتھ شائع ہو چکے ہیں، لہذا اس کتاب کو اسی معیار پر ہونا چاہئے۔

(۳) تذکرۃ الموضوعات: علامہ نے کتاب کے مقدمہ میں تالیف کا سبب بیان کیا ہے، انہوں نے لکھا ہے کہ پہلے سے اس موضوع پر علامہ صغانی وغیرہ کی کتابیں موجود تھیں، میرا خیال ہے ان لوگوں کے سامنے علامہ ابن الجوزی کی موضوعات تھی، اس لیے حدیث وضع کا فیصلہ کرنے میں افراط سے کام لیا جس پر علماء نے نقد کیا ہے، علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ: ''علامہ ابن الجوزی نے اپنی کتاب میں ضعیف روایات بلکہ حسان وصحاح کو بھی داخل کر دیا ہے، میں اس کتاب میں فیروز آبادی کی مختصر سے جو شیخ زین الدین عراقی کی کتاب المغنی عن حمل الاسفار فی الاسفار فی تخریج مافی الاحیاء من الاخبار سے لی گئی ہے فائدہ اٹھاؤں گا، نیز سخاوی کی مقاصد حسنہ اور علامہ سیوطی کی اللآلی المصنوعہ اور اس کے ذیل اور صغانی کی موضوعات اور موضوعات المصابیح جو سراج الدین بلقینی اور شیخ علی بن ابراہیم عطاء وغیرہ کی کتابوں سے فائدہ اٹھاؤں گا''۔

علامہ پٹنی نے اپنی کتاب میں موضوعات کے سلسلے میں جرح وتعدیل میں میانہ روی اختیار کی ہے، وہ جرح وتعدیل کے باب میں اعتدال پسندوں میں ہیں، وہ اس سلسلے میں اپنے شیخ علی المتقی کی آراء کو بیان کرتے ہیں، اس کتاب کی تکمیل ۹۵۸ھ میں ہوئی اور طباعت ہندوستان میں ہوئی پھر ۱۹۲۴ء میں قاہرہ سے مؤلف کے قانون الموضوعات کے ساتھ شائع ہوئی۔

(۴) قانون الموضوعات والضعفاء: یہ ان کی کتاب تذکرۃ الموضوعات کا تکملہ سمجھی جاتی ہے اس میں ضعفاء اور کذابین کی فہرست دی گئی ہے۔

(۵) تلخیص خواتم جامع الاصول جو شیخ محدث حبیب الرحمٰن اعظمیؒ کے اہتمام سے شائع ہوئی۔

(۶) تلخیص جامع الاصول: یہ کتاب اب تک مخطوطہ کی شکل میں ہے، یہ ناچیز پٹنہ لائبریری میں اس کی

زیارت سے مستفید ہو چکا ہے۔

(۷) کتاب اسماء الرجال: اس کتاب کی تقسیم تین فصلوں پر مشتمل ہے۔

فصل اول: سیرۃ النبیؐ پر مشتمل ہے۔

فصل ثانی: انبیاءؑ کے احوال پر مشتمل ہے۔

فصل ثالث: اس میں دو قسمیں ہیں۔

پہلی قسم: عشرہ مبشرہؓ کے ساتھ خاص ہے۔

دوسری قسم: اس میں حروف تہجی کی ترتیب پر صحابہؓ وصحابیاتؓ، تابعینؒ اور محدثینؒ کے تراجم ناموں کے اعتبار سے بیان کیے گیے ہیں یہ کتاب بھی پٹنہ لائبریری میں مخطوطہ کی شکل میں موجود ہے، جو تحقیق اور طباعت کی محتاج ہے۔

(۸) صحیح بخاری، (۹) صحیح مسلم، (۱۰) مشکاۃ المصابیح اور (۱۱) جامع ترمذی پر بھی علامہ پٹنی کے حواشی اور تعلیقات ہیں، لیکن ان کتابوں کے بارے میں ہماری معلومات نہیں ہے ممکن ہے کسی مکتبہ میں موجود ہوں **لأن في الزوايا خبايا**۔

علمائے گجرات کی علوم وفنون پر شاندار تصنیفات ہیں لیکن یہ ناچیز علم حدیث میں ان کے کارناموں کو بیان کرتا ہے، ان میں سے شیخ صدیق عربی ہیں جن کی مشکاۃ المصابیح پر نجوم المشکاۃ نامی شرح ایک جلد میں ہے، اس کی فوٹو کاپی مرکز الشیخ أبي الحسن الندوی اعظم گڑھ میں موجود ہے، ہوسکتا ہے اس کی اصل پٹن میں موجود ہو۔

شیخ عبدالنبی شطاری گجراتی کی بھی ایک کتاب **زینۃ النکات فی شرح المشکاۃ** کے نام سے ہے۔

شیخ جعفر بن جلال الدین حسینی گجراتی (م ۱۱۶۰ھ) کی بھی چند تصانیف ہیں جن میں دو جلدوں میں فیض الطاری فی شرح صحیح البخاری ہے، اس کا مخطوطہ مکتبہ آصفیہ حیدر آباد میں موجود ہے۔

ایسے ہی شیخ نور الدین احمد بن محمد صالح احمد آبادی گجراتی ۱۰۶۴۔۱۱۵۵ھ بھی ہیں جو بہت سے علوم و فنون کے عالم تھے، ان کی تصانیف میں نور القاری شرح صحیح البخاری ہے اس کا مخطوطہ پایا جاتا ہے، اور شیخ محمد

اسحاق بھٹی نے ذکر کیا ہے کہ جامع ترمذی کی شرح ہے، اس وقت موضوع کے مناسب جو باتیں ذہن میں آئیں ان کو اشارۃً ذکر کیا گیا۔

مگر مکتبات میں یہ کتابیں ڈھونڈی جائیں تو ممکن ہے بعض ایسے نوادرات ملیں جن سے ہم واقف نہیں ہیں، اس لیے کہ میں نے نسخہ صحیح بخاری اور اس کے متعلقات کے دیگر مخطوطات کی حصول یابی کے سلسلہ میں تجربہ کیا ہے، الحمدللہ میں نے وہ چیزیں حاصل کرلیں جو میرے تصور سے بالاتر تھیں، مثال کے طور پر صحیح بخاری کے نسخہ یونینیہ کے رموز کو ذکر کرتا ہوں، اس کا ایک نسخہ دار الکتب مصر میں موجود ہے میں نے اس کا فوٹو حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن حاصل نہ کرسکا، تلاش وجستجو اور محنت وکوشش کے بعد میں نے اس کی فوٹو کاپی ہندوستان میں پائی۔

لہذا جامعہ علوم القرآن کے احاطہ میں علمائے گجرات کے علمی سرمایہ کے احیاء کے لیے جو سیمینار علامہ محدث شیخ محمد بن طاہر پٹنی کے نام سے منعقد کیا گیا وہ بڑی اہمیت کا حامل ہے اس لیے کہ اس صوبے کو سنت کی نشر واشاعت اور درس وتدریس میں اولیت اور افضلیت کا مقام حاصل ہے، اس سے پہلے مجمع علمی ڈابھیل سے بعض نادر کتابیں شائع کی گئی ہیں ان میں:

۱. نصب الراية في تخريج أحاديث الهداية للزيلعي ہے۔

۲. المصنف لعبد الرزاق الصنعاني ہے۔

۳. فيض الباری للعلامة الكشميری.

۴. مشكلات القرآن للكشميری، اور اس کے علاوہ بھی دیگر مطبوعات ہیں۔

مطبوعات کے سلسلہ میں اس ادارہ کی کاوشوں کا ملک وبیرون ملک کے علمائے کبار نے اعتراف کیا ہے، اخیر میں جامعہ علوم القرآن میں علمائے گجرات کی مؤلفات پر بحث وتحقیق کے لیے مجمع علمی قائم کرنے کی تجویز پیش کرتا ہوں اور میں خود مرکز الشیخ أبي الحسن الندوی کے ذریعہ اس معاملہ میں تعاون کے لیے تیار ہوں جس میں چار ہزار سے زائد مخطوطات اور ستر ہزار مطبوعات ہیں، اس میں مختلف علوم پر نوادرات بھی موجود ہیں، واللہ الموفق۔

